قمروش امبر

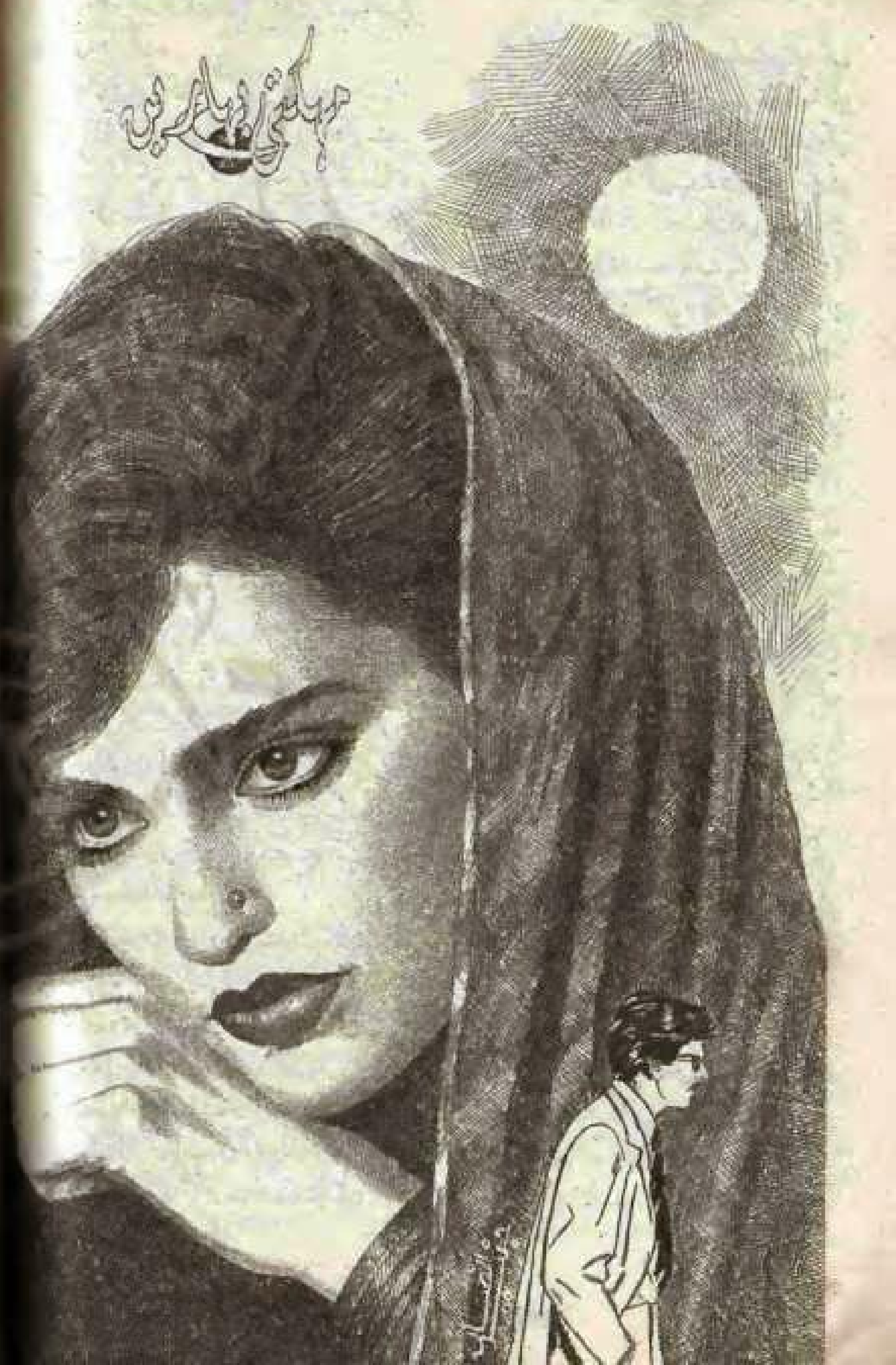

''بولو! جواب دو آخر کون ہیں؟ وہ لوگ جس کے لیے تم اسمگلنگ سپلائی کا کام کرتی ہو؟ کیا کیا نام ہیں ان کے؟ اور کون کون لوگ اس دھندے میں ملوث ہیں؟ جلدی جلدی ان کے نام وپتے بتاؤ۔'' لیڈی کانسٹیبل اُسے بے دردی سے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اپنی بھاری وتیز آواز میں اس سے سوال پہ سوال کیے جا رہی تھی' مگر ہر بار اسکا ایک ہی جواب ہوتا۔

''میں کچھ نہیں جانتی مجھے کسی کے بارے میں کچھ علم نہیں۔'' آنسوؤں میں ہچکیوں میں پل پل اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ رخسار اس لیڈی کانسٹیبل کے بھاری زور آوار چانٹوں سے بالکل سُرخ ہو گیا تھا' مگر پھر بھی اس جلاد لیڈی کانسٹیبل کو اس معصوم و نازک سی لڑکی کی بکھرتی حالت پر ذرا بھی ترس نہیں آیا تھا۔

''کیا ہوا! کچھ بولا اس نے؟'' سومرو چلتا ہوا وہیں آٹھہرا تھا۔ جسے دیکھ کر لیڈی کانسٹیبل فوراً الرٹ ہو گئی تھی۔ جبکہ وہ سر جھکائے اپنی بدقسمتی، اپنی بربادی پر رو رہی تھی۔

''نو سر! کچھ نہیں بولتی ہے۔''

''او کے! آپ ہٹیے..... دیکھو لڑکی میں آفیسر ہوں ذرا دوسرے مزاج کا' مجھے آدھے گھنٹے کے اندر اندر وہ تمام جوابات چاہئیں جو تم سے پوچھے جا رہے ہیں۔ ورنہ وہ حال کروں گا کہ اپنی ہی پہچان وشناخت یاد نہیں رہے گی۔'' بالوں کا گچھا نہایت بے دردی سے پکڑ کر اوپر اٹھایا تھا اور اس کی سُرخ و سمندر سے بھری آنکھوں میں بغور جھانکا تھا۔ صرف آدھا گھنٹہ..... بس جھٹکے سے اس کو اپنی مضبوط ہتھیلی کے شکنجے میں جکڑا تھا' اسے کئی گناہ جھٹکے سے چھوڑ بھی دیا تھا کہ نُور کی گردن کی تمام ہڈیاں جھنجلا کر رہ گئی تھیں۔ سر کی نس درد سے پھٹنے لگی تھیں۔ مگر ان ظالم آفیسرز کو ان سب سے کیا سروکار وہ تو بس اپنے کام کے پابند ہوتے ہیں۔ کوئی پون گھنٹے بعد سومرو دوبارہ اسی جگہ آیا تھا۔ مگر اب کے اس کے ساتھ اس کا دوسرا ساتھی بھی تھا جو اسی کی طرح انٹیلجنٹ آفیسر تھا۔

''ہاں بھئی! سوچ لیا؟ اب بولو کون ہیں وہ لوگ جن کے لیے تم یہ اسملنگ سپلائی کا کام کرتی ہو کیا کیا نام ہیں ان کے؟ جلدی بولو!'' تشدد کی بھی حد ہو گئی تھی' وہی جواب جب دوبارہ دہرایا گیا تو سومرو نے اپنے بھاری انگلیوں کے نشان اس کے رُخسار پر ثبت کر دیے تھے۔

''ریلیکس یار! یہ کون سا طریقہ ہے؟ تم آرام سے معلوم کرو۔'' زوار وہیں کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا اور اُسے سومرو کا یہ جارحانہ انداز جانے نُور کے ساتھ کیوں ناگوار گزر رہا تھا۔

''زوار! تم اس کے معصوم چہرے پر مت جانا ایسے معصوم چہروں کے پیچھے نہایت مکروہ وگھناؤنے چہرے چھپے ہوتے ہیں۔'' سومرو نے بڑی بُری طرح اس کے بھیگے چہرے کو گھورا تھا۔ نُور کی برداشت کی حد ہو گئی تھی۔ ضبط کھو بیٹھی تھی وہ اپنا' مضبوط رسیوں میں جکڑا اس کا نازک وجود، دوپٹہ سے بے نیاز کیکپا تا سراپا، مر جانے کا مقام تھا اس کے لیے' جو لڑکی گھر کی چار دیواری میں بھی خود کو چادر سے ڈھانپے رکھتی ہو۔ آج وہ دو غیر محرم کے سامنے اس شے سے آزاد تھی' وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔

''سر! آپ کے آفس میں کوئی لیڈی آئی بیٹھی ہیں۔'' دوسری لیڈی کانسٹیبل نے آ کر سومرو کو اطلاع دی تھی۔

''یار سومرو! میں نے دنیا دیکھی ہے لوگوں کو پرکھنے کا ہنر جانتا ہوں اور میں تجھے اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں کہ یہ لڑکی نہایت ہی معصوم و بے قصور ہے۔''

''یہ تو کس بنیاد پہ کہہ سکتا ہے جبکہ ہوٹل ولیج میں ہم دونوں نے ہی اسے رنگے ہاتھوں پکڑا ہے۔''

"ہوسکتا ہے کہ اس نے کسی کے دباؤ میں آکر کیا ہو۔ کسی نے یہ سب کرنے کو مجبور کیا ہو۔"

"اوہ... زوار! فورگیٹ اٹ' آج کل کے دور میں کوئی کسی کے لیے مجبور نہیں ہوتا۔" سومرو نے بھرپور انداز میں زوار کی نفی کی تھی۔ دونوں ایک ساتھ آفس روم میں انٹر ہوئے تھے' جہاں ایک اچھی خاصی خوبصورت و ماڈرن خاتون ان کی منتظر تھیں۔ شکل و جسامت کے لحاظ سے وہ کوئی 35 سال کی تو ہوں گی۔

"جی محترمہ! فرمائیے کیا خدمت کرسکتے ہیں ہم آپ کی؟" سومرو اس کے سامنے والی چیئر پر براجمان ہوا تھا۔ جبکہ زوار کی نگاہ اس خاتون پر سوالیہ انداز میں لگی تھیں۔

"میرا نام بلقیس ہے۔ صنوبر کی ہمراز دوست۔"

"دیکھیے محترمہ! جو کہنا ہے کھل کر بیان کیجیے۔"

"صنوبر' نور کی بڑی بہن۔ مسٹر سومرو! نور بے قصور و معصوم ہے۔ وہ نہیں جانتی کہ اس کی بڑی بہن صنوبر کے ساتھ کیا ہوا۔ نور کو یہاں کراچی دھوکے سے بلایا گیا ہے۔ اور یہ کام اس کے بہنوئی' صنوبر کے شوہر ارشد کا ہے۔ ارشد نے اپنا مفاد حاصل کرنے کے لیے صنوبر کے نا چاہنے کے باوجود اُسے غیر مردوں کے آگے پھینک دیا۔ تاکہ بڑے سے بڑا ٹینڈر حاصل کرسکے۔ اسمگلنگ اور دوسرے ناجائز کام وہ صنوبر کے ذریعے ہی کراتا تھا۔ وہ بے چاری بھی مجبور تھی کیونکہ ارشد اُسے نور کی دھمکی جو دیتا رہتا تھا۔ وہ ملتان میں اپنی ایجوکیشن کمپلیٹ کررہی تھی۔ کیا کرتی صنوبر' نور کو حفاظت دینے کے لیے خود کو غیر محفوظ کرتی چلی گئی۔ مگر ایک دن جانے ارشد کو کیا سوجھی کہ اس نے نور کو دھوکے سے یہاں کراچی بلوالیا۔ نور کی یہاں موجودگی سے صنوبر لاعلم تھی' بہت بعد میں نور کی یہاں موجودگی کا جب صنوبر کو پتہ چلا تو وہ اس سے ملنے کی کوشش کرنے لگی کہ ارشد نے اُسے کال کوٹھری میں قید کردیا۔ اگر نور پہلی بار اس اسمگلنگ سپلائی جیسے کام میں ملوث ہوئی بھی تو ارشد کی بلیک میلنگ کی وجہ سے۔ اس نے صنوبر کو قتل کردینے کی دھمکی دی تھی نور کو۔"

"مگر مسٹر سومرو! نور نہایت ہی معصوم ہے۔ وہ زمانے کی چالاکیوں کو نہیں سمجھتی' ہوسٹل میں رہی ہے نا۔ صرف وہاں کی دنیا سے واقف ہے۔ اینی ویز.... یہ رہے ارشد کے گناہوں کے ثبوت۔" بلقیس نے گرے فائل سومرو کے آگے بڑھادی۔

"ایک بات اور صنوبر اب اس دنیا میں نہیں رہی' یہ بات آپ خود اُسے بتادیجیے گا۔ بہت افسوس ہوتا ہے کہ اتنی پیاری لڑکی ہم جیسے گناہ گاروں کی زد میں پھنس گئی۔" بلقیس وہاں سے جاچکی تھی۔

"کیوں اب کیا کہتے ہو؟" نور کے بارے میں ساری بات جان کر زوار کو بہت دُکھ ہوا تھا۔

"یہی کہ انسان غلطیوں کا پتلا ہے۔ اینی ویز ارشد کا تو میں وہ حال کروں گا کہ سات پشتیں بھی اس کی سزا سے پناہ مانگیں گی۔"

☆......☆......☆

زوار' نور کو اپنے گھر لے آیا تھا۔ آخر کون تھا اس بھری دنیا میں اس بے چاری کا۔ وہ بالکل اکیلی و تنہا رہ گئی تھی اور جب صنوبر کی موت کا معلوم ہوا تو مزید ٹوٹ کر بکھر کر رہ گئی تھی۔ مگر زوار نے اُسے اکیلا و تنہا نہیں چھوڑا تھا۔ زوار کے دو چھوٹے بچوں میں اس کا دل کافی حد تک بہل گیا تھا۔ زوار کی بیوی اور ماں نے بھی اُسے بالکل اپنا مان لیا تھا۔

نور یہاں آکر خوش نہ تھی تو ناخوش بھی نہیں تھی۔ سومرو کے جارحانہ سلوک اور تشدد نے اُسے بالکل بے اعتماد بنادیا تھا۔ کسی سے نگاہ اُٹھانے کے قابل نہ رہی تھی وہ۔ مگر وقت کا کام

ہوتا ہے آگے بڑھنا وہ کب کسی کے لیے رُکتا ہے حالات کے ساتھ ساتھ وہ خود کو بھی سنبھال گئی تھی۔ اس وقت وہ زوار کے بچوں کے ساتھ لان میں بیٹھی تھی کہ ایک گاڑی بڑے سے گیٹ سے انٹر ہوئی تھی۔ سومرو کو دیکھ کر دونوں بچے دیوانہ وار لپکے تھے۔ نور اپنی گہری سوچوں کے باعث لاعلم رہی تھی۔ نگاہ سامنے کی بوگن ویلیا پر تھی۔ سورج کی ڈھلتی کرنوں میں چمکتے اس چہرے نے مخالف کو اپنی سمت کھینچنے پر مجبور کردیا تھا۔ سومرو جو منکر تھا اس صنف سے جانے اس پل کیا ہوا کہ ایک پل لگا تھا اُسے نور کو اپنا بنا لینے میں' اس بے خبر' اپنے آپ سے بے نیاز اس پیکر کو اپنا بنالینے کی قسم کھا بیٹھا تھا۔

☆......☆......☆

پہلے تو وہ کچھ نہیں پائی تھی مگر ہر بات کا مفہوم سمجھ میں آیا تو اپنی ہی ہستی زمین پر پڑے اس پتھر کی طرح محسوس ہوئی جس کی اپنی کوئی قیمت نہیں ہوگی۔

"کہو نور! سومرو تمہارے لیے مناسب ہے؟" زوار نے ایک بار پھر اپنا سوال دہرایا تھا۔

"آپ مجھے بتارہے ہیں یا مجھ سے رائے لے رہے ہیں؟" معصوم آنکھوں میں بے پناہ درد ہچکولے لے رہا تھا۔

"نور! میں نے تمہیں بہن کہا ہی نہیں بلکہ دل سے مانا بھی ہے۔ اور ایک بھائی اپنی بہن کا کبھی بُرا نہیں چاہے گا۔ دوست سے زیادہ وہ اپنی بہن کو سپورٹ کرے گا۔" زوار نے شفقت سے اس کے جھکے سر پر ہاتھ دھرا تھا۔

"تو بھائی! میں یہ شادی نہیں کرسکتی مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔"

"بھائی......" وہ اپنا ماضی یاد کرکے رو پڑی۔

"مگر یار! میں ایسا خوفناک تو نہیں' ٹھیک ہے میرا کام کچھ اس نوعیت کا ہے مگر یار میرا دل ہے' اس میں نرم جذبات ہیں وہ بھی تو کسی کے ساتھ کی تمنا کرسکتے ہیں۔" وہ جھنجلا کے رہ گیا تھا۔ جبکہ زوار خوب اس کی جھنجلاہٹ سے لطف اُٹھا رہا تھا۔

"جی آپ کا دل' آپ کے تمام جذبات سب ہی دل دہلادینے والے ہیں۔"

"اور میری پیاری بہن آپ سے نہ صرف خوفزدہ ہے بلکہ آپ کے سائے سے بھی ڈرتی ہے کیونکہ آپکا انداز و سلوک نور کے لیے نہایت جلادوں والا ہے۔"

"ابے سالے اُلو اُسے میرے لیے کونونس کررہا ہے یا میرے خلاف بھڑکا رہا ہے؟" زوار' سومرو کے انداز پر بے ساختہ قہقہہ لگا بیٹھا تھا۔

"بھائی! چائے۔" اتنے میں وہاں نور' زوار کے لیے چائے کی ٹرے لے آئی تھی۔ اب وہ کیا جانتی کہ وہاں سومرو بھی ہوگا' ڈر کے مارے ٹرے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑی' اور تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔

"جی! تو اب یقین آگیا ہوگا آپکو۔ کہ محترمہ نور آپ سے کس قدر انسپائر ہیں کہ صرف شکل دیکھ کر ہی بے چاری نے دوڑ لگادی۔" زوار کہاں چپ رہنے والا تھا۔ خوب مذاق بنایا اس کا۔

"یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ یہ ادا شرمانے کی ہو۔"

"مان گئے اوّل درجے کے ڈھیٹ واقع ہوئے ہو۔"

"شادی تو میری اسی سے ہوگی اب چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے یہ نور میرے ہی آنگن میں چہکے گا۔"

☆......☆......☆

"کیا! میں اندر آسکتا ہوں؟" وہ بیڈ پر بیٹھی سر جھکائے اپنے ہاتھوں کی لکیریں دیکھ رہی تھی کہ سومرو چلا آیا۔ وہ گھبرا کر کھڑی ہوگئی۔

"یار! اگر تمہیں چھپنا ہی ہے تو میری آنکھوں میں چھپو' میرے دل میں میری پناہوں میں چھپو'

مگر تم تو مجھ سے ہی چھپ رہی ہو۔"

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" نُور کے یک ٹک دیکھنے پر چوٹ کی تھی۔ نُور نے سٹپٹا کے نگاہوں کا رُخ پھیر لیا۔

"نُور! میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ سب نے تمہیں سمجھایا مگر تم راضی نہیں ہو کیوں؟" وہی پولیس والا سوال۔ نُور کی جان پر بن آئی تھی۔

"پلیز! آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟"

"ارے! ابھی تو میں نے کچھ نہیں کیا۔" انداز ذومعنی تھا۔ نُور گڑبڑا کے رہ گئی۔

"اور کیا ابھی تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا کیونکہ تم مجھے موقع ہی نہیں دے رہی ہو۔" وہ جو اندر ہی اندر تھرتھرا رہی تھی، ڈر رہی تھی یکدم چہرہ ہاتھوں میں ڈھاپنے رو پڑی تھی۔ گھبرانے کی باری اب سومرو کی تھی۔

"نُور..... انُور.....! کیا ہو گیا ہے یہ؟" اس نے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹائے نہیں۔

"نہیں میں نہیں کر سکتی آپ سے شادی ڈر لگتا ہے مجھے آپ سے۔" آخر اندر کا ڈر لبوں پر آ ہی گیا۔ سومرو نے ایک ہی سانس بھری تھی۔

"کیوں نُور؟ کیوں ڈرتی ہو مجھ سے؟ صرف اس لیے کہ میں نے تمہارے ساتھ وحشیانہ سلوک روا رکھا؟" سومرو نے اس کے نازک شانوں کو تھام لیا۔

"دیکھو نُور! ہم پولیس والے ایسے ہی ہوتے ہیں ایماندار اپنے ملک کی حفاظت کا بیڑہ اُٹھانے والے۔ اور اس دوران ہمیں اپنے جذبوں کو بیچ میں لانا ممنوع ہے۔ تمہارے ساتھ بھی جو کچھ ہوا وہ صرف میری جاب تھی، مجبوری تھی میری۔ تم سمجھتی کیوں نہیں ہو؟ ہاں میں غصے کا بہت تیز ہوں مگر کسی کو پیار کرنا، کسی کو چاہنا بھی تو میرا حق ہے۔ اور میں تمہیں دل و جان سے چاہنے لگا ہوں، تمہیں اپنانا چاہتا ہوں۔ پلیز نُور! ہاں کر دو۔" نہایت چاہت سے اس کا چہرہ تھاما تھا۔

"ہاں نُور! ہاں کر دو۔" یکدم سومرو کی پشت سے کسی کی آواز اُبھری تھی۔ وہ تھیں سومرو کی ممی وہ نُور کے پاس آ ٹھہری تھیں۔

"نُور! میرے بیٹے نے بہت مشکلوں سے کوئی لڑکی پسند کی ہے اور وہ تم ہو۔ سومرو کی پسند کی میں داد دیتی ہوں کہ انہوں نے واقعی کوئی خوبصورت لڑکی پسند کی ہے۔" انہوں نے نُور کی بھیگی پلکیں صاف کی تھیں۔

"ہاں! اس بات کی گارنٹی میں دیتی ہوں کہ اگر اس نالائق نے شادی کے بعد ذرا بھی تم سے اونچی آواز میں یا غصے سے بات کی تو میں سومرو کے بیچ سے کان کھینچوں گی۔" انہوں نے نُور کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

"سومرو مجھے بعد میں، پہلے مجھے تم پیاری ہو گی۔" ماتھے پر ہلکے سے بوسہ دیا تھا۔ نُور بھیگی آنکھوں سمیت دھیرے سے مسکرا دی تھی۔ اس دلچسپ منظر کو سومرو نے بڑے پیار سے تکا تھا۔

"کیوں بھئی! لڑکی راضی ہوئی یا نہیں؟" زوار بھی اپنی فیملی سمیت وہیں چلا آیا تھا۔

"راضی بلکہ بہ خوشی راضی ہے اور اس سے پہلے کہ تُو مزید میرے ہونے والی مسز کو ورغلائے میں کل ہی بارات لے کر آ رہا ہوں۔"

"کیوں ممی؟" سومرو نے ممی سے کہنے کے بعد نُور کو شرارت سے دیکھا تھا۔ حیا سے نُور کی پلکیں سجدہ ریز ہو کر رہ گئیں۔ مہکتی بہاروں کے موسموں کی آمد آمد تھی۔ نُور انہیں باخوشی خوش آمدید کہے گی۔

پورے کمرے میں سب کی مسکراہٹیں، ہنسی کی گونج تھی۔ نُور کو یہ سب بہت اچھا لگ رہا تھا۔ سومرو کے ساتھ سے وہ بہت خوش تھی۔ زوار کی بھائی جیسی محبت نے اُسے پُراعتماد بنا دیا تھا۔ اس کے علاوہ وہ جو اور رشتے اُسے قدرت نے نوازے ان پر وہ خدا کی شاکر تھی۔

☆......☆......☆

باذوق قارئین کے لیے

ردا ڈائجسٹ جعفری پبلی کیشن

کی طرف سے ایک خوبصورت تحفہ

نامور مصنفہ، کالمسٹ صالحہ محمود کے قلم سے

ہمارے اردگرد پنپنے والے دلخراش سماجی مسائل کی دلفریب تصویر

خوبصورت افسانے اور دلکش ناولٹ اب کتابی شکل میں

بھیگی ہوئی رُت

- ✔ خوبصورت سرورق
- ✔ آفسٹ پیپر میں
- ✔ صفحات 318
- ✔ مضبوط جلد
- ✔ جاذب نظر سرورق

اگر آپ بھی پڑھنا چاہتی ہیں تو اس اشتہار کی کاپی کے ساتھ لکھ بھیجئے۔ ادارہ پبلی کیشن آپ کو بذریعہ وی پی بھیجے گا۔ آپ صرف اور صرف 100 روپے پوسٹ مین کو دے کر یہ خوبصورت تحفہ حاصل کر سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

ماہنامہ ردا ڈائجسٹ

129-ڈی، بلاک-2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی۔